الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
دار الافتاء والقضاء
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

Name : **Sanaullah**
Address : **Balochistan**
Subject : **Zakat**
Writer : سراج احمد

Serial No : **31356**
Date : **8/9/2017**
Contact No:
Email :

MODE: **Regular**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں
کہ سیّد (ہاشمی) برادر پر زکواۃ کی مال حرام ہے
حالانکہ مدارس میں زکواۃ کی مال جمع ہوتا ہے
جو سیّد طلباء کرام مدارس میں پڑھتے ہیں
وہ تو مدارس کے کھانے پینے کی چیز کتب دیگر اشیاء استعمال
کرتے ہیں شرع کی رو سے ان کا حل ہے؟
امید ہے حوالہ کے ساتھ مسئلہ حل فرما کر رہنمائی فرمائیں گے

الجواب حامداً ومصلیاً

ہاشمی اور سید شخص کو براہ راست زکوۃ کی رقم یا کتابیں وغیرہ دینا جائز نہیں، البتہ تملیکِ شرعی کے بعد سیّد اور ہاشمی بھی زکوۃ کی رقم استعمال کر سکتا ہے چنانچہ مدارس میں عموماً مدرسہ انتظامیہ غریب طلبہ کی طرف سے وکیل بن کر زکوۃ وصول کرتی ہے پھر تملیکِ شرعی کے بعد تمام طلباء کی ضروریات میں صرف کرتی ہے، لہذا اس تملیک کے بعد سیّد اور غیر سیّد ہر طرح کے طلباء کو اس طرح کے مال سے فائدہ اٹھانا جائز اور درست ہو جاتا ہے

کما فی الھدایۃ ولا تدفع الی بنی ھاشم الخ۔ (ج ۱ ص ۲۲۳).

كما في الدر المختار وقدمنا أن الحلية أن يتصدق على الفقير

ثم يأمره بفعل هذه الأشياء، وهل له أن يخالف أمره؟ لم أره

والظاهر نعم۔

وفي الشامية تحته (قوله ثم يأمره الخ) ويكون له ثواب الزكاة

وللفقير ثواب هذه القرب۔ (۲/ ۳۴۵) ۔ والله اعلم

سراج احمد عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی

۷/محرم الحرام/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

بندہ سیف اللہ جمیل

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۱/۱/۱۴۳۹ھ

دار الافتاء ۱۳۵۶ ۱۱/۱/۱۴۳۹ جامعہ بنوریہ العالمیہ کراچی

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

۲/۱۰/۱۷